معرفت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 7- ستمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 30

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 7- ستمبر 1998ء 15 جمادی الاول 1419ھ - 7- تبوک 1377ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امین کی جزا

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
وہ خزانچی جس کو کسی مال پر امین بنایا گیا ہو اگر وہ دیئے گئے حکم کے مطابق مال دیتا ہے اور پورا پورا اور خوشدلی اور بشاشت سے دیتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والا شمار ہو گا۔ یعنی صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

(صحیح مسلم - کتاب الزکوٰۃ باب اجر الخازن الامین)

امانتیں ادا کرنے والے اعزاز کے ساتھ جنتوں میں داخل ہوں گے

انسان کی روحانی زندگی کی جان امانت میں ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کثرت سے امانت دار لوگ موجود ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4- ستمبر 1998ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:-4- ستمبر 1998ء- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا جس میں امانت کے مضمون کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ امانت کا مضمون بہت اہم ہے اور روحانی زندگی کی جان اس میں ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی سورہ المعارج 33- 34 اور سورہ مومنون آیات 9 تا 12 کے حوالے سے مضمون کو واضح فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ سچے مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہیں آپ نے فرمایا امانت کے مفہوم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ امانت دار وہ ہیں جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور بار بار بیان نہیں بدلتے ضمناً" حضور نے امریکہ کے صدر کلنٹن کا ذکر فرمایا کہ امریکہ کی عدلیہ اس مخمصے میں پھنس گئی ہے کہ پہلا بیان سچا ہے یا دوسرا۔ جب حلف اٹھا کر کہا جائے کہ پہلا بیان جھوٹا تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ دوسرا بیان کس طرح سچا تسلیم کیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے کئی احادیث کے حوالے سے مضمون کی وضاحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ جو اموال کا نگران ہے اگر وہ بشاشت قلبی سے یہ مال تقسیم کرے تو وہ صدقہ دینے والوں میں سے شمار ہو گا۔ جن لوگوں نے اس حدیث کو نظر انداز کیا ان کی خساست خود ان کے نفس پر غالب آگئی۔ اور وہ کئی افضال و انعامات سے محروم رہ گئے۔ حضور نے فرمایا ایک بار میں نے کسی شخص کو ایک رقم دینے کے لئے کہا۔ دینے والے نے مدتوں یہ رقم نہ دی جب پوچھ گچھ ہوئی تو اس نے کہا کہ وہ شخص حقدار ہی نہیں تھا کہ اسے رقم دی جاتی۔ کمیشن نے کہا کہ تم زیادہ سمجھدار ہو یا خلیفہ وقت۔ خدا کا خلیفہ خود خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بشاشت اور خوش دلی سے دینے والوں کا حق قائم فرمادیا۔ اگر منہ بسور کر ماتھے پر تیوری ڈال کر دیا جائے تو لینے والے کا دل سخت دکھی ہو جائے گا اور بعض لوگ ایسے طریق پر مال لینے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا تقویٰ کے یہ بہت ہی باریک رستے ہیں جن کا مضمون آنحضرت ﷺ سمجھاتے ہیں اور آپؐ کے سوا اور کوئی نہیں سمجھا جاسکتا۔

ایک اور حدیث کے ذکر میں فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس وقت بات کرو سچ بولو اور جب امانت رکھو تو ادا کرو۔ یہ ساری باتیں سچ کے بطن سے ہی پھوٹتی ہیں۔ ایک حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے بڑی امانت یہ شمار ہوگی کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے راز لوگوں سے بیان کرتا پھرے۔ ایسا شخص قیامت کے دن بہت بڑا خائن ہو گا جس کا نتیجہ جہنم ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ باتیں اللہ کی امانت ہیں۔ شادی چاہے قائم رہے یا ٹوٹ جائے۔ یہ امانتیں بہر حال ادا کرنی ہیں۔ ان باتوں کو چھوٹا نہ سمجھیں ان کو بہت اہمیت دیں۔ ایک اور حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب نااہل لوگ حکمران بن جاتے ہیں یہ بات جماعتی عہدیداروں پر بھی صادق آتی ہے اگر غلط عہدیدار کو چن لیا تو معاشرہ ذلیل سے ذلیل تر اور شریر سے شریر تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایسے معاشروں کا تصور کریں جہاں یہ قیامت ٹوٹ چکی ہے۔ ایک حدیث کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تو ذلیل اور کمینے لوگوں میں ہو گا تو اس وقت تیرا کیا حال ہو گا۔ اس وقت اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جس بات کے بارے میں پورا علم نہ ہو اسے چھوڑ دو اور فرمایا کہ اپنے ساتھیوں سے اچھی طرح چمٹے رہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسے دور میں احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے سے لازماً چمٹے رہیں اور کسی قیمت پر آپس کے تعلقات کو ٹوٹنے نہ دیں۔ ایک حدیث کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ امانت کی جڑیں انسانی فطرت میں ودیعت ہوئی ہیں۔ ایک وہ امانت ہے جو فطرت کی امانت ہے۔ دوسری وہ ہے جو قرآن کی صورت میں نازل ہوئی اور تیسری وہ ہے جس پر آنحضرتؐ نے عمل کر کے دکھایا جب انسان غفلت کی حالت میں مبتلا ہو جائیں گے تو امانت اتنی سی رہ جائے جس طرح چنگاری پاؤں پر گرنے سے پاؤں پر آبلہ بن جاتا ہے جس میں محض گندا پانی رہ جاتا ہے۔ اس وقت لوگ خود کو امین کہیں گے اور اس صورت حال میں لین دین کریں گے لیکن ان میں سے کوئی امانت کا حق ادا نہیں کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ فلاں جماعت کا فرد امانت دار ہے۔ یہ صورت حال جماعت احمدیہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ کہ لوگ جان جائیں گے صرف جماعت احمدیہ ہے جس میں امانت کا حق ادا کرنے والے موجود ہیں حضور نے فرمایا اسی لئے میں ایسے لوگوں کو جماعت سے نکال دیتا ہوں جنہوں نے جماعت کے نام پر خیانت کی۔ خواہ وہ میرا اپنا ہی عزیز ہو۔ میں نے زندگی بھر اس میں کسی کی رعایت نہیں کی اور نہ آئندہ کروں گا۔ فرمایا کہ امانت کا مضمون ابھی جاری ہے۔ بقیہ اگلے خطبہ میں بیان ہو گا۔

سب سے بڑا امین

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ امانت اور دیانت کے اصول پر اتنی سختی سے عمل کرتے تھے کہ تاریخوں میں لکھا ہے جن دنوں اسلامی افواج نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہو گیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں اب ان لوگوں میں تو نہیں جاسکتا۔ لیکن میرے پاس اپنے یہودی آقا کی جو بکریاں ہیں ان کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بکریوں کا منہ یہودی قلعہ کی طرف کر دو اور ان کو ادھر دھکیل دو۔ اللہ تعالیٰ خود انہیں ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس چلی گئیں۔ جہاں سے قلعہ والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا (سیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 45) اس واقعہ پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ امانت کی ادائیگی کا کتنا احساس رکھتے تھے اور کس طرح جنگ کے دوران میں بھی دشمن قوم کے اموال پر بے جا قبضہ کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ موجودہ زمانہ انتہائی ترقی یافتہ دور کہلاتا ہے۔ مگر آج کل بھی کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ جنگ کے دوران میں دشمن اقوام کے جانور ہاتھ آگئے ہوں تو ان کو دشمن کی فوج کی طرف واپس کر دیا گیا ہو۔ لڑنے والوں کے اموال آج کل جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں اور لوٹ گھسوٹ ایک روزمرہ کا کھیل سمجھا جاتا ہے مگر باوجود اس کے وہ بکریاں ایک ایسے شخص کی تھیں جو اسلامی افواج کے مقابلہ میں برسرپیکار تھا اور باوجود اس کے کہ ان بکریوں کے قلعہ میں واپس چلے جانے کا یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ مہینوں تک انہیں اپنی غذا کا سامان مہیا ہو جاتا اور لڑائی لمبی ہو جاتی۔ پھر بھی رسول کریم ﷺ نے یہ برداشت نہ کیا کہ امانت میں خیانت ہو۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا۔ بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر دو اور انہیں اس طرف کو ہانک دو تا کہ امانت میں خیانت واقع نہ ہو۔ اس طرح رسول کریم ﷺ نے اسے مسلمان ہوتے ہی پہلا سبق یہ دیا کہ جب کوئی امانت تمہارے پاس رکھ دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ انتہائی مشکلات میں بھی اس کی حفاظت کرو اور جس کی چیز ہے اسے واپس پہنچاؤ۔ (تفسیر کبیر جلد ششم ص 132-131)

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اولادوں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں

بچوں کو بچپن ہی سے تقویٰ کی تعلیم دی جائے گی تو یہ امید کی جاسکتی ہے کہ آپ متقیوں کے امام بنیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 3۔ جولائی 1998ء بمطابق 3۔ وفا 1377 ہجری شمسی بمقام سان ہوزے (امریکہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحدید آیت 21 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس کا ترجمہ جو تفسیر صغیر میں کیا گیا ہے پہلے میں وہ آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں۔ اے لوگو جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقرر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اس آیت اور اس کے علاوہ کچھ آیات کے مضمون کی طرف میں ابھی کچھ ٹھہر کے لوٹوں گا۔ سب سے پہلے میں بعض متفرق باتیں کرنی چاہتا ہوں جو عموماً سفر کے آخری جمعہ میں کی جاتی ہیں۔ عمومی تاثرات جو جماعت امریکہ کے سفر کے دوران میرے دل پہ پیدا ہوئے اور بھی بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کے تفصیلی ذکر کی گنجائش تو نہیں مگر اشارۃً میں انہیں سمیٹنے کی کوشش کروں گا۔ سب سے پہلے تو یہ کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے اس سفر میں مجھے ہر قسم کے تجربے ہوئے ہیں' تلخ بھی اور پسندیدہ بھی۔ جہاں تک تلخ تجارب کا تعلق ہے اپنے گزشتہ خطبے میں جو واشنگٹن میں میں نے دیا تھا ان کا ذکر کر چکا ہوں اور ایک تنبیہ کرنی تھی آگے استفادہ کرنا یا نہ کرنا یہ ہر شخص کا اپنا کام ہے۔ میرا فرض تو اتنا ہی ہے (-) کہ بلاغ کرو' پہنچا دو اور اتنا پہنچاؤ کہ سننے والے کے لئے گنجائش نہ رہے کہ وہ پھر تاویلیں کر سکے۔ اصل معنی بلاغ کا یہ ہے۔ تو جہاں تک میرا بس چلا میں نے اس رنگ میں بات پہنچانے کی کوشش کی کہ سننے والوں کے لئے تاویلوں کی گنجائش نہ رہے۔ مگر تاویلیں کرنے والوں کا اپنا ایک رنگ ہوا کرتا ہے اور جن کو تاویل کی عادت ہے ان کے متعلق قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ انہوں نے تاویلیں کرنی ہی ہیں۔ لیکن اصل حقیقت کو اگر غور کریں' تو سمجھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا (-) انسانی فطرت عجیب ہے خواہ بڑے بڑے عذر گھڑے اور تراشے اور پیش کرے مگر دل کا حال خود انسان جانتا ہے اور اگر کبھی وہ ٹھنڈے دل سے غور کرے تو اس کو حقیقت حال کی سمجھ آسکتی ہے۔ تو جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے اپنی طرف سے یہی کوشش کی کہ جو عذر گھڑنے والے ہیں ان کو بھی ایک دفعہ جھنجھوڑ کے جگاؤں کہ کبھی اپنے دل کی کیفیت پر اس طرح تو غور کرو جیسے قرآن کریم نے فرمایا ہے اور اس غور کے نتیجے میں تم ضرور جاگ جاؤ گے اور سمجھ لو گے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے عمومی تاثر بیان کرتا ہوں۔ جماعت امریکہ کا جو خوشکن پہلو میرے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں بھاری تعداد عوام الناس کی ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے چندے میں اپنا معاملہ صاف رکھے ہوئے ہیں۔ چھوٹے تنخواہ دار' چھوٹی تجارت کرنے والے' وہ لوگ جو غربت اور امارت کے بارڈر پر رہتے ہیں اکثر امریکہ کی جماعت کی جو مالی کامیابیاں ہیں ان کا انحصار ان لوگوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی بھاری تعداد ایسی ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہے۔ اور یہ تاثر بھی نہ ہو کہ بعض پروفیشنل اور بعض بڑے تاجر کلیتہً اپنی ذمہ داریوں سے بے پرواہ ہیں۔ میں نام بنام جانتا ہوں ان لوگوں کو جن کے چندے سالہا سال سے بالکل صاف اور ستھرے ہیں۔ وہ چندوں کی صورت میں لاکھوں باقاعدہ ہر سال ادا کرتے ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ ان کے نام اچھالے جائیں۔ علاوہ ازیں ان کو طوعی چندوں میں بھی خدمت کا موقع ملتا ہے۔

اس لئے اگر باہر کی دنیا نے میرے پچھلے خطبے سے یہ اندازہ لگایا ہو کہ نعوذ باللہ امریکہ ان لوگوں سے عاری ہے جن کو خدا نے کھلا دل عطا کیا اور پھر وہ خدا کی خاطر کھلا خرچ کریں' ہرگز ایسی بات نہیں۔ مگر بدقسمتی سے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کو توفیق بڑی ملی لیکن دل چھوٹے تھے اور وہ توفیق کے مطابق اپنے دینے والے کی خدمت میں کچھ پیش نہ کر سکے۔ تو یہ خلاصہ ہے جو میں آپ سے زیادہ باہر کی دنیا کو سنا رہا ہوں کیونکہ امریکہ کے متعلق گزشتہ کئی سالوں میں مختلف خطبات میں میں یہ بار بار اعلان کرتا رہا ہوں کہ بہت سے چندوں میں امریکہ کی جماعت دنیا کے اکثر حصے کو پیچھے چھوڑ چکی ہے۔ اس تاثر کے بعد جو میرا گزشتہ خطبہ سنیں گے تو مجھے خطرہ ہے کہ بالکل غلط تاثر لے لیں گے۔ جو میرا تاثر ہے وہ غلط نہیں ہے مگر جو عمومی صورت حال ہے امریکہ کی قربانیوں کی وہ اپنی جگہ قابل تعریف ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے بڑی بھاری تعداد ان میں ان لوگوں کی ہے جو درمیانے حال پر ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو اس کی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ تکلیف سے مراد یہ ہے کہ اس کی تنگی محسوس کرتے ہیں مگر اس کے باوجود خوش ہوتے ہیں کیونکہ اللہ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔

دوسرا پہلو نئی نسلوں سے تعلق رکھنے والا ہے۔ اس کی بات میں اس آیت کی تشریح کے بعد کروں گا کیونکہ میرے نزدیک اس آیت کریمہ کی طرح جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا براہ راست تعلق امریکہ کے معاشرے سے ہے اور دنیا میں کسی اور جگہ یہ آیت اتنا اطلاق نہیں پاتی جتنا امریکہ کے معاشرے پر اطلاق پاتی ہے۔

فرمایا' (-) جان لو' سمجھ لو اس بات کو کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشہ ہے' دل بہلاوا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جتنا کھیل تماشہ امریکہ کا معاشرہ پیش کرتا ہے اس سے زیادہ آپ کو دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ ان کی ٹیلی ویژن جھوٹی' ان کے ذرائع ابلاغ جھوٹے' کسی زمانے میں تو یہ کارٹون وغیرہ جو پیش کیا کرتے تھے وہ اصلیت پر

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی ہوا کرتے تھے اور اصلی کردار والے مزاحیہ لوگ اس میں پیش ہوا کرتے تھے۔ اب تو ساری باتیں فرضی گھڑی ہوتی ہیں۔ کمپیوٹر کے ذریعے جو چاہیں بنا لیں اور اس کا ہماری اگلی نسلوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ اگلی نسلیں جو عادی ہو چکتی ہیں کمپیوٹر کی کھیلیں دیکھنے کی ان کے دماغ میں کسی اور چیز کی اہمیت ہی باقی نہیں رہتی۔ اگر ایسے بچوں کے ماں باپ ان کو ایم ٹی اے پر ساتھ بٹھا بھی لیں گے تو وہ اوپری اوپری چیزیں دکھائی دیں گی ان کو۔ دل اسی میں اٹکا رہتا ہے کہ وہ جو فرضی کھیلیں ہیں آسمانی مخلوق جن کا کوئی ذکر ہی کوئی وجود ہی کوئی نہیں اچانک کمپیوٹر کے ذریعے اٹھ کھڑے ہونے والے جنات ان سب باتوں میں ان کا دل اٹکا رہتا ہے۔ اور وہ عمر جو Impressionable عمر ہے جس میں گہرے تاثرات قائم ہوتے ہیں اس عمر میں ان کے گہرے تاثرات ایک فرضی کہانی کے سوا اور کوئی نہیں رہتے۔ ساری دنیا ایک کھیل تماشہ ہے۔ یہ اطلاق کہ سب دنیا کھیل تماشہ ہے' یہ پیغام ہے جو امریکہ کے ذرائع ابلاغ آپ سب کو' آپ کے سب بچوں کو دے رہے ہیں اور اپنا کیا حال ہو گیا ہے اس کے نتیجے میں' سب اکھڑے ہوئے ہیں۔

ملاقات کے دوران یہ بھی مجھے تجربہ ہوا کہ بہت سے امریکن احمدی مجھے ملنے کے لئے آئے اور جب ان سے گفتگو کی تو بظاہر خوشکن لیکن ہر ایک کا دل دکھی تھا ان کی کوئی عائلی زندگی نہیں تھی' تھی تو ٹوٹ چکی تھی۔ اعتبار اٹھ چکے ہیں۔ نہ خاوند کو بیوی پر اعتبار' نہ بیوی کو خاوند پر اعتبار اور ایک فرضی تصور' اطمینان کے تصور میں وہ دوڑے چلے جا رہے ہیں کچھ پتہ نہیں کہ کیا انجام ہو گا۔ بہت بڑی بڑی عمر کے آدمی بھی دیکھے جو شادی سے محروم تھے کیونکہ ان کی ابتدائی زندگی احمدیت کے قبول کرنے سے پہلے عیش و عشرت کی تلاش میں دوڑنے میں خرچ ہو گئی اور اب اس عمر کو آپہنچے ہیں کہ کوئی ان سے شادی کرنے کو تیار نہیں ہے۔ تو بہت سی ایسی مصیبتیں ہیں جو امریکن زندگی کی پیداوار ہیں اور اس پہلو سے اس آیت کا اطلاق ان پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے یہ جو زینت ہے یہ آخر تفاخر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ لہو ولعب جو ہے یہ زینت میں اور زینت تفاخر میں بدل جاتی ہے۔ آخری ماحصل یہ رہ گیا کہ میرے پاس اچھی کوٹھیاں ہیں' اچھے محلات ہیں' اچھی دنیا کی زینت کے سامان ہیں۔ یہاں تک تو کچھ قابل قبول تھا مگر جب یہ تفاخر بن جائے' ایک دوسرے پر فخر کا ذریعہ بن جائے تو وہاں سے پھر خرابی بہت گہری ہو جاتی ہے۔

(-) اور دوڑ مال بڑھانے کی دوڑ ہو جائے۔ ہر شخص کی کوشش ہو کہ میرا مال بڑھے اور دوسرے سے زیادہ ہو تاکہ مال کی برتری کا مزہ لوٹوں۔ والاولاد اور اولاد کے بڑھنے کا بھی ان معنوں میں کہ اولاد کی طاقت بڑھے' ان معنوں میں اولاد کے بڑھنے کا بھی ایک Craze جس کو کہتے ہیں' جنون ہو جاتا ہے کہ مال بھی بڑھیں' اولاد بھی بڑھے اور ہم دنیا کی نظر میں اونچے اٹھ جائیں اور اپنی سوسائٹی کے مقابل پر ان کو ہم نیچا دیکھیں۔ یہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ دنیا کی زندگی ہے مگر یاد رکھو (-) ایک بارش کی طرح ہے جس سے روئیدگی نکلتی ہے' سبزہ نکلتا ہے جب وہ زمین پر پڑتی ہے اور جو ناشکرے لوگ ہیں یا انکار کرنے والے' یہاں کفار کا لفظ وسیع معنوں میں ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والے ہیں وہ اس روئیدگی کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں دیکھو ہماری دنیا کی محنت کیسا کیسا پھل لائی ہے۔ پھر وہ زرد رُو ہو جاتی ہے' اس کی رونق جاتی رہتی ہے فتراہ مصفراً وہ خشک ہو کر زرد رُو ہو جاتی ہے اور تو اس لہلہاتی کھیتی کو مصفراً دیکھتا ہے (-) پھر وہ کٹے ہوئے گھاس پھوس کی طرح ہو جاتی ہے۔

(فرمایا) اس دنیا میں بھی ایک عذاب ہے ان لوگوں کے لئے کہ اپنی سرسبز اور شاداب ہوتی کھیتی کو وہ لہلہاتی ہوئی دیکھنے کے بعد یھیج کے لفظ میں لہلہانے کا مضمون ہے خوب موجیں مارتی ہے' ہواؤں کے ساتھ ہلتی ہے' جب وہ زرد حالت میں دیکھتا ہے تو اس وقت اسے صدمہ پہنچتا ہے ساری دنیا کی محنت اکارت گئی اور پھر جب وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے' چُورہ چُورہ ہو جاتی ہے تو پہلا عذاب تو یہ ہے جو وہ دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے پھر فرمایا آخرت میں بھی ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا ہے یعنی یہ صورت حال سب پر برابر چسپاں نہیں ہوتی۔ بعض خدا کے بندے مستثنیٰ ہیں۔ وہ ایسے معاشرے میں رہتے ہیں اس کے بد اثرات سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتے ہیں' دعائیں کرتے ہیں' ان کو بھی دنیا کی زندگی کے انعامات ملتے ہیں لیکن اپنی آنکھوں کے سامنے اسے لہلہانے کے بعد زرد رو ہوتا نہیں دیکھتے۔ فرمایا ایسے لوگوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں کہ جن کے لئے مغفرت بھی ہے اور رضوان بھی ہے۔ اللہ ان سے بخشش کا سلوک فرمائے گا اور ان سے راضی ہو جائے گا لیکن بعض ایسے بھی ہیں (-) کہ جن کی یہ دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے کچھ بھی ان کے لئے نہیں رہے گی۔ دھوکہ بھی وہ جو عارضی ہے۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ آگے ایک تنبیہ کی صورت میں ان لوگوں کے لئے پیش کرتا ہے۔ فرمایا (-) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ (-) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہوں گے اور پتھر ہوں گے۔ انسان سے مراد تو سب سمجھتے ہیں۔ جہنم کے اندر پتھر ڈالنے سے پتھر کو تو کوئی سزا نہیں ملتی' پتھر سے مراد وہ سخت دل لوگ ہیں جن پر کوئی نصیحت اثر نہیں کیا کرتی۔ وہ پتھر جو خدا کے تصور کے ساتھ پارہ پارہ نہیں ہوتے جبکہ بعض پتھر ایسے بھی ہیں جن کو قرآن کریم نے اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کے' ریزہ ریزہ ہو کے گر جاتے ہیں' مگر یہ پتھر وہ ہیں جن پر اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ان کے لئے فرمایا (-) ایسی جہنم پر ایسے خدا کے فرشتے مقرر ہوں گے جو بہت شدید ہوں گے یعنی ان کی پکڑ سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا۔ (-) کہ وہ غلاظ بھی ہیں اور شداد بھی ہیں۔ غلیظ اس چیز کو کہتے ہیں جو آپس میں اتنی سختی سے جڑی ہوئی ہو کہ اس کو پار کرنے کی کوئی صورت ہی نہ ہو۔ تو ان کی پکڑ بہت سخت ہو گی اور کسی کو بچنے کی راہ نہیں ہو گی۔ اور شداد ہوں گے اس لئے کہ (-) وہ شدید ہوں گے اپنے دل کی سختی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کو بنایا ایسا گیا ہے کہ اللہ نے جو ان کو حکم دیا وہ انہوں نے ضرور پورا کرنا ہے اس کو پورا کئے بغیر ان میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ اس سے ہٹ سکیں' کسی اور طرف رخ کر سکیں۔ جیسا کہ فرمایا (-) وہ وہی کرتے ہیں جس کا حکم دیا جاتا ہے۔

(فرمایا) اے وہ لوگو جنہوں نے کفر کیا آج کے دن کوئی عذر پیش نہ کرو کیونکہ عذر کا وقت گزر چکا ہے (-) یقیناً تمہیں اسی چیز کی جزاء دی جا رہی ہے جو تم کیا کرتے تھے اس کے بعد ایک اور سورۃ المنافقون کی یہ آیت آپ کے لئے قابل توجہ ہے۔

(فرمایا) اے مومنو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اکثر خدا کے ذکر سے غافل ہونے والے لوگ وہ ہیں جن کی اپنی اولاد کی اور مال کی محبت خدا سے غافل کر دیا کرتی ہے اور جن کا نقشہ میں پہلے کھینچ چکا ہوں بعینہ وہی ہیں۔ مال کی محبت اور اولاد کی محبت ایسا چڑھ جاتی ہے دماغ پر کہ کسی اور چیز کی ہوش نہیں رہنے دیتی۔ ایسے لوگ خدا کا ذکر کر ہی نہیں سکتے۔ ایسے لوگ فرض طور پر' سرسری طور پر خدا کا ذکر کریں بھی تو وہ ذکر دل میں ڈوبتا نہیں ہے اور دلوں کی کیفیت کو تبدیل نہیں کرتا۔ (-) جو بھی ایسا کرے گا وہی لوگ ہیں جو بہت گھاٹا کھانے والے ہوں گے۔ تو قرآن نے تو کوئی گنجائش نہیں چھوڑی بچ نکلنے کی کہ انسان عذروں کی تلاش کر کے کہیں نہ کہیں اپنا منہ چھپا سکے۔

قرآن کریم نے انسانی فطرت کے ہر پہلو کو اجاگر کر دیا ہے' مضمون کے ہر حصے کو کھول کر بیان کر دیا ہے جیسا کہ فرمایا (-) (سورہ بنی اسرائیل آیت 32) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ اب یہ بہت غور طلب آیت ہے اس پہلو سے کہ عرب اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہیں کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں یہ دستور نہیں تھا۔ اگر قتل کرتے تھے تو لڑکیوں کو قتل کیا کرتے تھے اور وہ بے عزتی کے ڈر سے قتل کیا کرتے تھے مگر سارے عرب میں کہیں آپ کو یہ رواج نہیں دکھائی دے گا کہ مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔

یہ دراصل آئندہ زمانے کی ایک پیشگوئی ہے جسے ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ بہت سے ایسے خاندان میں نے دیکھے ہیں جو باوجود اس کے کہ اپنی اولاد کی عظمت چاہتے ہیں‘ اس کی بڑائی چاہتے ہیں مگر زیادہ بچے نہیں چاہتے تاکہ جائیداد زیادہ لوگوں میں تقسیم نہ ہو اور تھوڑے رہیں اور پھر صاحب دولت ہوں۔ یہ وہ فطرت انسانی ہے جس کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے (-) اولاد بننے کے بعد ان کو قتل نہیں کیا جاتا‘ احتیاطیں برتی جاتی ہیں جیسے آج کل فیملی پلاننگ ہے اور فیملی پلاننگ میں خشیہ املاق ایک ضروری پہلو ہے۔ تمام دنیا میں یہ قومیں غریبوں کو یہ نصیحت کرتی ہیں کہ اولاد کم پیدا کرو تاکہ تمہاری غربت دور ہو۔ اور یہ جھوٹ ہے کیونکہ غریبوں کی اولاد زیادہ ہو تو غربت دور ہوا کرتی ہے۔ کہیں دنیا میں غریبوں کی اولاد ان پر بوجھ نہیں بنا کرتی وہ تو اپنے ماں باپ کا سہارا بنتی ہے۔

تو فرمایا (-) ویسے ہی بے وقوفی ہے غربت کے ڈر سے اولادیں قتل کرو گے تو اور بھی غریب ہو جاؤ گے اور جیسا کہ میں مثال دینے لگا تھا چین کی مثال ہے۔ غربت کے ڈر سے قانون بنائے‘ اولادیں قتل کرتے لیکن اس کا کوئی بھی فائدہ چینی اقتصادیات کو نہیں پہنچا۔ یہ ایک تفصیلی مضمون ہے میں نے بہت گہرا جائزہ لیا ہے املاق کی وجہ سے اولادیں کم کرنے کا کوئی بھی فائدہ ان کو نہیں پہنچا بلکہ غریب لوگوں نے قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے زیادہ بچے اس غرض سے پیدا کئے۔ چنانچہ بعض چینی خاندانوں میں سات سات‘ آٹھ آٹھ‘ دس دس بچے ہیں کہ وہ جانتے تھے کہ اس سے ہماری غربت دور ہوگی اور بچپن سے ہی ان کو کاموں پہ لگایا اس کے نتیجے میں خاندان کی مجموعی طاقت‘ دولت میں اضافہ ہو گیا۔

لیکن اللہ فرماتا ہے (-) رزق تو ہم دیتے ہیں ان کو بھی اور تمہیں بھی اس لئے کس گمان میں بیٹھے ہو کہ رزق تمہاری چالاکیوں کی کمائی ہے۔ اللہ ہی ہے جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی کو رزق دینے کا تو رزق دیتا ہے اور جب نہیں فیصلہ فرماتا تو رزق نہیں دیتا۔ (-) خدا کے نزدیک ایسے بچوں کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن اس قتل سے مراد کچھ اور بھی ہے۔ ایسے بچوں کا روحانی قتل بھی اسی آیت میں مراد ہے۔ چنانچہ احادیث نبوی میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اس سے سمجھ آئے گی کہ **اصل قتل اولاد کا روحانی قتل ہوا کرتا ہے اور یہ قتل ہے جو یہاں عام جاری ہے۔ بڑی کثرت سے میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ اپنی اولادوں کو قتل کر رہے ہیں اور اس کی پرواہ نہیں کرتے۔**

حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے ‘الادب المفرد بخاری میں‘ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا بھی حق ہے۔ اس حق کو نہ بھولیں آپ۔ آپ کے بچوں کا آپ پر گہرا حق ہے اور اس حق کو کیسے ادا کرنا ہے اس کا ذکر آگے میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود (-) کی تحریرات کے حوالے سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے‘ یہ ابن ماجہ ابواب الادب سے حدیث لی گئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آنا بھی ایک لازمی امر ہے محض حکماً ان سے وہ کام کروانا جو آپ کے نزدیک ان کی دنیا کے لئے بہتر ہیں یہ درست نہیں ہے۔ بہت سے ایسے ماں باپ ہیں جو بچوں کے لئے سب کچھ کرتے ہیں لیکن ڈانٹتے اس وقت ہیں جب وہ دنیا سے روگردانی کر رہے ہوں۔ جب دین سے روگردانی کریں تو ہلکے مونہہ سے ان کو روکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ **بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ یعنی ان کی اصلاح کرنی ہو تو نرمی اور پیار سے گفتگو کرو اور اچھی تربیت کرو اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔**

ایک اور حدیث ہے حضرت ایوب بن موسیٰ ؓ کی۔ ترمذی ابواب البر سے لی گئی ہے۔ حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ اچھی تربیت کرے گا تو یہ سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو دے سکتا ہے۔ نہ کہ اموال جمع کر کے ان کو یقین دلانا کہ میرے مرنے کے بعد تمہیں بہت دولت مل جائے گی۔ اس کو تحفوں میں شمار ہی نہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین تحفہ ہے جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے کہ اس کی اچھی تربیت کرے۔

اب ملفوظات میں سے میں حضرت مسیح موعود (-) کے چند اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا ”ان کی پرورش“ یعنی بچوں کی پرورش ”محض رحم کے لحاظ سے کرے نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے“ رحم کے حوالے سے کرے‘ اس سے کیا مراد ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اے میرے اللہ میرے ماں باپ پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میری تربیت کی تھی بچپن میں۔ تو یہ **رحم تربیت کا مرکزی حصہ ہونا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اپنے بچوں پر رحم کرے گا تو لازمی اس رحم کے نتیجے میں اسے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار سکھائے گا۔** آنحضرت ﷺ نے دنیا کی کمائی اور ورثے کو شمار ہی نہیں فرمایا۔ فرمایا اس طرح رحم کرو جیسے تم خدا کے حضور یہ کہہ سکو کہ اے اللہ میرے ماں باپ پر بھی رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا تھا۔ اگر انہوں نے دین سے ہٹایا ہوتا تو یہ دعا ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ میرے ماں باپ پر اس طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ ”نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے“ اولاد سے عزت کا سلوک اور نرمی کا سلوک کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ رحم کی توقع رکھتا ہے۔ ”نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے“ اپنا جانشین بنانے کے لئے جو تم ان سے حسن سلوک کرتے ہو بظاہر وہ ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ فرمایا ”بلکہ واجعلنا للمتقین اماما کا لحاظ ہو“ پیش نظر یہ بات ہو کہ میں متقیوں کا امام ہوں۔ اب ظاہر بات ہے کہ بچوں کو بچپن ہی سے تقویٰ کی تعلیم دی جائے گی تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ آپ متقیوں کے امام بنیں گے۔ اگر بچپن سے ہی ان کی ایسی باتوں سے روگردانی کی جاتی ہے جو نظر آ رہی ہیں کہ ان کو دین سے دور لے جا رہی ہیں تو پھر (یہ) دعا بالکل جھوٹی اور بے معنی ہو جاتی ہے۔

ملاقاتوں کے دوران مجھے اس کا بھی بہت تلخ تجربہ ہوا۔ بعض بچے‘ بعض بچیاں ایسے نظر آئے جن کی آنکھوں میں ذرہ بھی دین کی پرواہ نہیں تھی۔ ان کی آنکھیں بول رہی تھیں بعض ایسی بچیاں بھی دیکھیں جنہوں نے دوپٹوں سے اپنے سر ڈھانکے ہوئے تھے لیکن ان کا سر ڈھانکنا بتا رہا تھا کہ آج پہلی دفعہ سر ڈھانکا گیا ہے یعنی روز جب وہ خدا کے حضور چلتے پھرتے تھے تو اس وقت سر ڈھانکنے کا کوئی خیال نہیں آیا‘ جب وہ میرے سامنے پیش ہوئے ہیں تو سر ڈھانک کے آئے۔ ایسی صورت میں میری تکلیف میں دگنا اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ مجھے لگا کہ نعوذ باللہ من ذالک یہ میرا شرک کر رہے ہیں۔ جس خدا سے ڈرنا چاہئے اس سے ڈرتے نہیں اور میں ایک عاجز حقیر بندہ جس کی کوئی حیثیت نہیں اس کے سامنے بن سنور کر آتے ہیں اور دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم نیک ہیں۔ **نیک ہیں تو جس کو دکھانا ہے اس کو دکھائیں۔ وہ خدا ہے جو ہر حال میں آپ پر نظر رکھتا ہے اگر اس کو نہیں دکھانا تو یہ کیسی نیکی ہے۔ اس نیکی میں آپ شرک کی تلخی گھول رہے ہیں۔** جس کو آپ نیکی سمجھ رہے ہیں‘ ہے تو بدی لیکن اس میں شرک کی تلخی بھی گھل جاتی ہے۔

چنانچہ جب میں نے چھان بین کی تو ان ماں باپ نے اقرار کیا کہ یہ بچپن سے ہمارے قابو ہی میں نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔ بچپن سے آپ اپنے قابو میں نہیں ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اولاد سے سچا پیار ہو اور انسان انہیں کھینچ کے سینے سے لگائے اور پھر بجائے دنیاداری کے ان کی نیکی کا لحاظ رکھے اور وہ اچانک بے راہرو ہو جائے۔ یہ نہیں ہوا کرتا۔ اولاد آنکھوں کے سامنے بگڑا کرتی ہے۔ جن لوگوں کو احساس نہ ہو وہ آنکھیں بند رکھتے ہیں اس لئے کہ ان کی دنیاداری سے خوش ہو رہے ہوتے ہیں اور دین کی کوئی حقیقی پرواہ نہیں ہوتی۔ مجھے دعا کے لئے کہہ رہے تھے کہ دعا کرو۔ میں نے کہا اتنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

للہ آپ کے زندگی بھر کے عمل کے خلاف میری دعا کیا کرے گی۔ مجھے ان سے ہمدردی تو ہے۔ ’’تکلیف تو ہے مگر آپ کا عمل میری دعا کو جھٹلا رہا ہے۔ میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو ٹھیک کردے آپ کا عمل پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ اے خدا بالکل نہیں ٹھیک کرنا۔ ہمیں ایسی ہی تربیت چاہئے تھی جو ہم نے کردی ہے۔

تو ایسے معاملات اور بھی ہیں جو وقتاً فوقتاً میرے سامنے آتے رہتے ہیں مگر آئندہ سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جن کے متعلق جماعت کو علم ہو وہ ان کی ملاقات ہی کروانی چھوڑ دیں۔ یہ نفس کا دھوکہ ہے جو وہ دیتے ہیں اور مجھے اس سے اور بھی تکلیف پہنچتی ہے حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں۔ تقویٰ کا لحاظ ہو۔ ’’یہ لحاظ رکھو کہ جن کو پیچھے چھوڑ کے جا رہے ہو وہ متقی ہوں اور خدا کے حضور تم متقیوں کے امام لکھے جاؤ۔ فرماتے ہیں۔ ’’اولاد دین کی خادم ہو۔ یہ لحاظ ہو لیکن کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں کہ اولاد دین کی پہلوان ہو۔ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ایسا کرتے ہیں۔ اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل بے خبر ہیں کہ وہ کیوں اولاد کے لئے کوششیں کرتے ہیں اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے ایسا کرتے ہیں اور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں۔ صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شریک یا غیر ان کی جائیداد کا مالک نہ بن جاوے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 599)

پھر فرماتے ہیں ’’میں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں۔‘‘ یہ کوئی نئی بیماری نہیں ہے یہ فطرت کی بیماری ہے جو بڑی دیر سے چلی آرہی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی جو بڑے بڑے خدمت کرنے والے اور جان فدا کرنے والے اور دین کی راہوں میں دوڑ دوڑ کر چلنے والے (رفقاء) موجود تھے ان میں بھی ایسے لوگ تھے۔ ’’میں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں‘ محبت دنیا ان سے کراتی ہے خدا کے واسطے نہیں کرتے اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے (-) پر نظر کر کے یہ دعا کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمہ (دین حق) کا ذریعہ ہو۔‘‘

اب آپ فرماتے ہیں ایک بچہ کوئی پیدا ہو جائے جو آگے دین کا نام بلند کرنے والا ہو‘ دین کا کلمہ بلند کرنے والا ہو۔ اس خواہش کے ساتھ وہ اولاد کی خدمت کریں وہ سچی خدمت ہے باقی سب جھوٹ ہے۔ اب حضرت مسیح موعود(-) کا اپنا حال دیکھ لیں۔ کتنی دعائیں کی ہیں مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے‘ ہر بچے کے لئے دعائیں کی ہیں‘ اتنی کوشش کی بچپن سے ہی‘ دین کے سوا ان کی کوئی نظر برداشت نہیں کی۔ بہت تفصیلی واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دین کے معاملے میں اپنے بچوں سے آپ نے نرمی نہیں کی۔ یعنی نرمی کے باوجود آپ کی طرز میں ایک تلخی آجایا کرتی تھی جب دیکھتے تھے کہ دین کے معاملے میں کوئی ہلکی بات کر رہا ہے اور وہ تلخی بظاہر جسمانی سختی نہ ہونے کے باوجود جسمانی سختی سے بہت زیادہ کام کرتی تھی۔ اب یہ سب کچھ اپنی جگہ‘ بے انتہا دعائیں‘ اولاد کے پیدا ہونے سے پہلے دعائیں‘ ان کے پیدا ہونے کے بعد مسلسل ان پر نظر اور یہ عرض کہ

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

کتنی عاجزانہ دعا ہے۔ ان سب کوششوں کے باوجود انحصار نہیں ہے۔ جانتے ہیں کہ میں ایک عاجز بندہ ہوں جب تک اللہ قبول نہیں کرے گا مجھے یہ نصیب نہیں ہو گا کہ جاتی دفعہ میں پیار اور محبت کی نظر ڈالوں۔ میں دیکھوں کہ میری اولاد وہ بن گئی ہے جو عمر بھر میں بنانا چاہتا تھا۔ آپ کیوں اس مثال کو نہیں پکڑتے۔ دیکھتے نہیں کس کو اپنا امام مانا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود(-) کو اپنا امام مانا ہے جن کا اولاد کے متعلق یہ نظریہ تھا۔ گریہ وزاری کرتے ہیں کاش میں ان پر محبت کی نظر ڈال سکوں۔ جب میں واپس ہو رہا ہوں۔ خدا گواہ ہے کہ جب وہ واپس ہوئے ہیں تو انتہائی نیک اولاد پیچھے چھوڑ کر گئے تھے‘ ہر پہلو سے خدمت دین کرنے والی‘ بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اسی رنگ میں اونچے ہوئے ہیں اسی رنگ میں لہلہاتے رہے ہیں۔ وہ لہلہاتے تو تھے پر ان میں زردی کبھی نہیں آئی۔ وہ چُورا نہیں بنے کہ پھر مٹی میں مل جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کے متعلق ہم گواہ ہیں کہ جب تک وہ زندہ رہا اپنی طرف سے انتہائی کوشش کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ دین کا علم بردار بنے‘ دین کی خدمت کرنے والا بنے۔ ’’کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمہ (دین حق) کا ذریعہ ہو۔ ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے۔‘‘

اب ایک اور بات بڑی عظیم فرمائی گئی ہے۔ بہت سے لوگوں نے اولاد کے لئے دعاؤں کی درخواست کی لیکن ان کی درخواست میں غالباً کوئی ملونی نفس کی ہوتی ہوگی کہ وہ اپنی اولاد کو اس لئے دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ ان کے دل کی تسکین کا موجب بنے۔ خواہ نیک ہو یا بد ہو مگر دل کی تسکین کا موجب بنے۔ مگر حضرت زکریا کی دعا اور تھی۔ حضرت زکریاؑ کے بال سفید ہو چکے تھے قرآن کریم کی رو سے شعلے کی طرح سر بھڑک اٹھا تھا اتنی سفیدی آچکی تھی۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ میری ہڈیوں میں جان تک باقی نہیں رہی۔ ہڈیاں گل گئی ہیں۔ لیکن یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا میں تیری رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتا۔ فرمایا ایسی دعا کرو تو پھر زکریا کی طرح تمہیں بھی اولاد نصیب ہو گی پھر تمہیں یحیٰ ملے گا۔ اگر ایسی دعائیں نہیں کرتے یہ دل کی گہری تمنا نہیں ہے تو پھر دنیا میں ایسی اولاد چھوڑ جاؤ گے جس کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ تم چلے جاؤ گے اور اس کے بعد ان پر کیا بنے گی یا مرنے کے بعد تم پر کیا بنے گی اس کی تمہیں کوئی ہوش نہیں ہے۔

ایک چھوٹے سے فقرے میں دیکھیں کیسی پیاری بات فرمادی۔ فرمایا ’’کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمہ (دین حق) کا ذریعہ ہو۔ ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے اور ملک ہے اس کا وارث ہو۔ کوئی شریک اس کو نہ لے جائے۔ مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کم بخت جب تو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن‘ اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔‘‘ یہ حقیقت ہے جب انسان مر ہی گیا تو اس کو اس دنیا سے کیا ہے‘ پیچھے کیا چھوڑا‘ کیا نہیں چھوڑا اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں کوئی اس کا اختیار نہیں ہے اس پر۔ تو لفظ کم بخت سے طبیعت کو جھنجھوڑا گیا ہے۔ ’’اتنا نہیں سوچتے کہ کم بخت جب تو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن‘ اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔ میں نے بہت سے لوگ ایسے دیکھے اور کہتے سنے ہیں کہ دعا کرو کہ اولاد ہو جائے جو اس جائیداد کی وارث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد کوئی شریک لے جاوے۔ اولاد ہو جائے خواہ وہ بدمعاش ہی ہو۔ یہ معرفت (دین حق) رہ گئی ہے۔‘‘ اس لئے اپنی اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ کریں......

لیکن اب میں آپ کو یہ بات آخر پر سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں نے جہاں تک جائزہ لیا ہے امریکہ کی جماعت کو اپنی اولاد کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بہت سے چہرے تو میں نے دیکھ لئے ہیں اور ان کی آنکھوں نے جو پیغام دیا وہ سن لیا اور سمجھ لیا مگر ہر دفعہ لمبی ملاقاتیں ممکن ہی نہیں ہوا کرتیں اور جماعت کا ایک بھاری حصہ ایسا رہ جاتا ہے جس کے ساتھ میں ملاقات نہیں کر سکتا۔ تو میں تو محض نمونے کے طور پر آپ کو بعض چہرے دکھا سکتا ہوں اس سے زیادہ مجھے کوئی توفیق نہیں ہے۔

اس ضمن میں ایک اور بات میں امریکہ کی جماعت سے کہنا چاہتا تھا وہ لمبی ملاقاتوں کی معذرت ہے۔ اگرچہ میری خواہش یہ ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی دوستوں سے اور ان کے بچوں سے ملوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بعض دفعہ کی چند لمحوں کی ملاقات بھی ان کی اولاد کے لئے ساری زندگی کا سرمایہ بن جایا کرتی ہے اسی ملاقات میں بعض لوگوں نے بہت پرانی اپنی بچپن کی تصویریں میرے ساتھ دکھائیں اور کہا کہ ہمارے بچے جو گودیوں میں ہیں یہ ان کا سرمایۂ حیات ہے۔ یہ ساتھ [illegible] تے ہیں اپنی البموں میں سجاتے ہیں اور کہتے ہیں اس طرح ہمیں گودی میں اٹھایا ہوا تھا حالانکہ اس وقت میں خلیفۃ المسیح بھی نہیں تھا لیکن ان بچوں نے ان لمحات کی قدر کی اور میرے دینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلق کو پیش نظر رکھ کر ان تصویروں کو سنبھال کر رکھا اور جب میں دیکھتا ہوں تو بعض دفعہ پہچانا نہیں جاتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے مگر میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ چند لمحوں کی ملاقات بھی بعض دفعہ ایک سرمایۂ حیات بن جایا کرتی ہے۔

مگر وہ لوگ جو ملاقات کی خاطر بعض دفعہ گھنٹوں بیٹھتے ہیں ان کو میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ ان کی تکلیف سے زیادہ میرا دل تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مجھے بہت شرم آتی ہے اس بات سے کہ گھنٹوں انتظار کے بعد بے چارے آئے اور کھڑے کھڑے سلام علیکم' چاکلیٹ بچوں کے لئے لے لو' تصویر کھنچواؤ اور رخصت ہو جاؤ۔ اب اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میرا دل سخت ہے۔ میں ان کی تکلیف کو محسوس کرتا ہوں۔ گھنٹوں جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی تکلیف لمحہ لمحہ میرے دل پہ گزر رہی ہوتی ہے اور اس میں کوئی بھی شک نہیں' ذرہ بھی اس میں جھوٹ نہیں ہے مگر میں مجبور ہوں کہ جتنے بھی مل سکتے ہیں ان سے مل کر چند لمحوں میں کوئی ایسی بات کروں کہ ان کی زندگی کا سرمایہ بن سکے اور مجھے پتہ ہے کہ آئندہ جب میں گزر جاؤں گا تو یہی سرمایۂ حیات ہے جو آپ کے بچوں کے کام آئے گا' عمر بھر کا سرمایہ بن جائے گا۔ اگلی نسلوں کے لئے' ان کی صدیاں جو آنے والی ہیں ان سب کا یہ سرمایۂ حیات بن جائے گا۔

اس لئے میں ملاقات سے جتنا مرضی وقت گزرے اس سے تنگ نہیں آتا اور مجھے حضرت مسیح موعود(-) کا یہ الہام یاد آجاتا ہے کہ لاتسئم عن الناس لوگوں سے تنگ نہ آ۔ اب یہ الہام اگرچہ حضرت مسیح موعود(-) کو ہوا مگر یہ اس زمانے کا نقشہ کھینچنے والا الہام ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) تو کبھی بھی لوگوں سے تنگ نہیں آئے۔ آپ کی تحریر پڑھ کے دیکھیں آپ ساری دنیا کو دعوت دے رہے ہیں آؤ۔ غیروں کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ آؤ اور میرے پاس ٹھہرو۔ اور فرماتے ہیں کہ کئی کئی دن ٹھہرو۔ بعض دفعہ جب جانے کا نام لیتے تھے تو آپ کو تکلیف ہوتی تھی کہ نہیں آؤ میرے پاس گھر میں ہی ٹھہرو۔ گھر مہمان خانہ بنا ہوا تھا۔

تو لاتسئم عن الناس کا کیا مطلب ہوا کہ لوگوں سے تنگ نہ آ۔ یہ پیشگوئی تھی کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جب دل کی خواہش کے باوجود تیرے غلاموں کے لئے ممکن نہیں ہوگا کہ ہر ایک سے مل سکیں۔ وہ دل سے تنگ نہیں ہوں گے مگر دیکھنے میں یہ نظارہ دکھائی دے گا کہ اتنی مخلوق ملنے والی تو دل میں تنگی ہو سکتی ہے فرمایا لاتسئم عن الناس مسیح موعود(-) کو جو پیغام ہے وہی پیغام آج میرے لئے بھی ہے اور کل کے آنے والے خلفاء کے لئے بھی ہوگا کہ لوگ بڑھیں گے جوق در جوق شوق سے آئیں گے۔ آگے بعض ایسے زمانے بھی آنے والے ہیں وہ ایک نظر خلیفہ کو دیکھنے کے لئے ترسیں گے اور دیکھیں گے تو ان کا دل ٹھنڈا ہوگا حالانکہ بعض دفعہ گھنٹوں انہوں نے انتظار کیا ہوگا کہ وہ آئے اور ایک جھلک ہم دیکھ لیں۔ دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے اور یہ انسانی فطرت ہے جس شخص کی دل میں کسی پہلو سے عظمت ہو اس کے لئے انسان ایسے ہی کرتا ہے۔ تصویروں میں آپ دیکھتے ہوں گے شاید ٹیلی ویژن کی خبروں میں بھی دیکھتے ہوں گے کہ بعض دفعہ کسی صدر یا کوئین (Queen) وغیرہ کے گزرنے کے لئے سارا سارا دن لوگ دو رویہ کھڑے رہتے ہیں اور صرف ایک نظر' اس سے زیادہ کچھ نہیں اور اگر جوابًا وہ شخص نظر ڈال لے تو پھر ساری عمر ان کا سرمایہ بن جاتا ہے۔ حالانکہ ان دنیا کی نظروں کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ خدا کے نزدیک تو نظریں کام نہیں آیا کرتیں۔ نظر وہی ہے جو اللہ کی نظر کے تابع ہو۔ پس ایسا زمانہ آئے گا اور ضرور آئے گا کہ اگر کسی شخص نے دیکھا کہ ایک نظر بھی مجھ پر کسی نے ڈال لی ہے تو وہی اس کا سرمایۂ حیات ہو جائے گا۔ تو آپ آئندہ دنیا کے لئے آئندہ صدیوں کے لئے حضرت مسیح موعود(-) کا سرمایہ ہیں اس لئے کیسے ممکن ہے کہ میں آپ کی قدر نہ کروں۔

میں جو باتیں تلخی سے سمجھانے کے لئے کرتا ہوں بعض دفعہ وہ تلخی دکھ کی علامت ہے' غصے کی علامت نہیں۔ کبھی بھی میں تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھتا جماعت کے لوگوں کو۔ ان کو بھی جو چندہ نہیں دے سکتے جن کے دل' جن کی مٹھیاں بند ہیں ان پر بھی میں رحم کی نظر ڈالتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ گھاٹا کھا رہے ہیں۔ قرآن کریم نے صاف بیان کر دیا کہ (-) یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔ تو ان سب کو میں سمجھانے کی کوشش تو کرتا ہوں مگر یاد رکھیں کبھی بھی میری نظر میں یہ حقیر دکھائی نہیں دیتے بلکہ مظلوم دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے ہی ہاتھوں کے ظلم کا شکار ہیں۔

پس جو کچھ اس سفر کے دوران گزرا ہے یہ اس کی تشریح کر رہا ہوں اس کی روشنی میں آپ میرے عمل کو جانچیں اور اس کی روشنی میں ہی اپنے عمل کو بھی جانچیں اور اپنی اولاد کی فکر کریں۔ بہت سے بچے ضائع ہو رہے ہیں' غیر معاشرہ ان پر قبضہ کر رہا ہے۔ کبھی کسی دنیا میں غیر معاشرے کو اتنی طاقت گھروں میں داخل ہونے کی نہیں ہوئی جتنی آج ہو چکی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا یہاں کا میڈیا' یہاں کی ٹیلی ویژن کی تصویریں اور پھر اردگرد کا ماحول' ناچتے پھرتے بچے دکھائی دیتے ہیں ان باتوں کو روکنے کے لئے جو دنیا کی کوششیں ہیں وہ بھی کریں۔

بعض دفعہ بچوں کو یہ دیکھ کر بہت مزہ آتا ہے کہ بچے تالاب میں پھر رہے ہیں' ننگے دوڑ رہے ہیں' پھر رہے ہیں۔ ان کی تسکین جو ہے نہانے کی اور تیرنے کی وہ تو پوری ہونی چاہئے کسی طریقے سے لیکن اس طرح نہیں جس طرح یہ لوگ کرتے ہیں۔ تو بچپن سے ان کے لئے جن لوگوں نے تالاب بنالئے' جن کو توفیق ملی ان پر میرا کوئی اعتراض نہیں۔ جن کو خدا نے توفیق دی ہے وہ بے شک بنائیں مگر اتنا دکھاوا نہ کریں کہ وہ تالاب لوگوں کی نظر کے لئے ہوں نہ کہ بچوں کے نہانے کے لئے۔ مجھے یاد ہے امریکہ آنے سے بہت پہلے بھی مجھے یہ خیال رہتا تھا کہ میری بچیاں بڑی ہوں گی تو یہ محسوس نہ کریں کہ ہمیں تیرنا نہیں آیا' نہ ہمیں نہانے کا آزادانہ مزہ آیا۔ اس لئے یہاں کے معاشرے کا تو مجھے خواب و خیال بھی نہیں تھا مگر اپنے فارم پہ میں نے ایک تالاب بنا رکھا تھا چھوٹا سا جس میں میرے بچے مجھ سے سیکھتے تھے۔ ان کے ساتھ ہی خاندان کے اور بچے اور بچیاں آکر پاکیزہ ماحول میں تیرنا بھی سیکھتے تھے اور اپنے مزے پورے کرتے تھے۔ جب یہ بچیاں' ان میں سے دو بڑی بچیاں میں ساتھ لے کر امریکہ آیا تو یہاں کے تالابوں نے ان پر ذرہ بھی اثر نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ہمارا حق ہمیں دیا گیا ہے اور ان پر رحم کرتی تھیں جو اپنا جسم بیچنے کے لئے نہاتے ہیں۔ کراہت سے ان پر نظر پڑتی تھی اور اپنے متعلق پورا اطمینان تھا کہ ہمارا جو حق ہے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ تو یہ میں باتیں اس وقت کی کر رہا ہوں جب میں ابھی امریکہ نہیں آیا تھا۔

تو یہاں کے لوگ اگر اس نیت سے تالاب بنانے کی توفیق رکھتے ہوں کہ گھر میں پاکیزہ ماحول میں ان کی تربیت ہو سکے تو ہرگز کوئی برائی کی بات نہیں ہے۔ اس کو تکاثر اور تفاخر نہیں کہتے مگر تالاب کے بہانے اگر اتنے بڑے بڑے ہال بنائے جائیں' اتنی بڑی بڑی چکو زیاں ہوں کہ دیکھتے ہی طبیعت میں کراہت پیدا ہو یہ تو کوئی مومنانہ طریق نہیں ہے۔ اس سے تو اگر بچے یہاں نہائیں گے بھی تو بیرونی معاشرے کی اور بھی زیادہ قدر کریں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ ہمارے ماں باپ نے انہی کو اپنی بڑائی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو میرے اس سفر کے دوران تجربے میں شامل ہیں ان کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا۔ جن کو توفیق ہے ضرور تالاب بنائیں مگر بچوں کے ساتھ مل کر ان کو تیرنا بھی سکھائیں' ان کو ساتھ ساتھ بتائیں کہ باہر کی دنیا کی طرف نظر نہ کرو' وہ گندے لوگ ہیں۔ اپنی حفاظت کرو' اپنے دین کی حفاظت کرو تو یہی تالاب ان کے لئے رحمت کا موجب بن جائیں گے۔

پس میں وقت کے لحاظ سے' چونکہ وقت پورا ہو چکا ہے' مزید کچھ کہنے کی بجائے اب آپ سب سے اجازت چاہتا ہوں۔ ابھی ایک دو دن تک مجھے انشاء اللہ امریکہ سے واپس انگلستان کے لئے روانہ ہونا ہے۔ عرض ہے کہ آپ دعائیں یاد رکھیں۔ جن مقاصد کے لئے میں آیا تھا اللہ تعالیٰ ان مقاصد کو پورا فرمائے اور میرے جانے کے بعد بھی میری باتیں باقی رہ جائیں جو دل پر گرفت کرنے والی ہوں۔ پھر میں ہوں یا نہ ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو' ہمیشہ آپ کا نگہبان ہو۔ اس کے بعد اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پیر 7۔ ستمبر 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ لجنہ ربوہ
1-00 رات۔ درس القرآن نمبر4
2-25 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر سلطان محمود انور صاحب
3-15 رات۔ چینی زبان سیکھیے
4-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورکشاپ
5-20 صبح۔ لقاء مع العرب
7-15 صبح۔ اردو کلاس
8-20 صبح۔ چینی زبان سیکھیے
8-50 صبح۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
10-50 صبح۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر1
11-20 دوپہر۔ درس القرآن نمبر4
12-30 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
12-55 دوپہر۔ لقاء مع العرب
2-10 دوپہر۔ اردو کلاس
3-15 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ سپورٹس مجلس انصار اللہ ربوہ 1996ء
4-40 سہ پہر۔ نارویجین زبان سیکھیے
7-10 شام۔ ہومیو پیتھی کلاس
8-15 رات۔ لقاء مع العرب
10-30 اردو کلاس

منگل 8 ستمبر 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر کلاس نمبر105
1-10 رات۔ روحانی خزائن
2-00 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس
3-05 نارویجین زبان سیکھیے
3-35 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب
6-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ مجلس انصار اللہ ربوہ کی سالانہ کھیلیں 1996ء
6-45 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جلسہ نومبائعین
7-10 اردو کلاس
8-20 صبح۔ نارویجین زبان سیکھیے
8-50 ہومیو پیتھی کلاس
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر کلاس نمبر105
11-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 7-3-97
12-10 دوپہر۔ تعلیم دین حق
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب
2-00 دوپہر۔ اردو کلاس
3-15 دوپہر۔ طبی معاملات۔ بچوں کی نگہداشت
4-30 بعد دوپہر۔ فرنچ زبان سیکھیے
7-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس
8-10 رات۔ لقاء مع العرب
10-30 رات۔ اردو کلاس

بدھ 9۔ ستمبر 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
1-00 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو پروگرام کاغذ کے کارخانہ کی سیر
1-40 رات۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ پیشکش سید طاہر احمد صاحب
2-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس 98-9-8
3-10 رات۔ فرنچ زبان سیکھیے
4-50 رات۔ چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب
6-25 صبح۔ طبی معاملات۔ بچوں کی نگہداشت
6-50 اردو کلاس
7-55 صبح۔ فرنچ زبان سیکھیے
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
11-10 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام میزبان عبدالباسط شاہد صاحب
12-00 دوپہر۔ ہماری کائنات
1-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس
3-25 دوپہر۔ درثمین حصہ 5
4-35 سہ پہر۔ جرمن زبان سیکھیے
7-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس
8-15 رات۔ لقاء مع العرب
10-30 رات۔ اردو کلاس

جمعرات 10۔ ستمبر 1998ء

12-40 رات۔ بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
1-10 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل لجنہ میگزین
2-00 ترجمۃ القرآن کلاس 98-9-9
3-10 رات۔ جرمن زبان سیکھیے
3-35 رات۔ ڈاکومنٹری۔ لندن ایکوریم
4-45 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب
7-20 صبح۔ اردو کلاس
8-25 صبح۔ جرمن زبان سیکھیے
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس 98-9-9
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر حضرت صاحب سے ملاقات
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 96-8-9
12-25 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل لجنہ میگزین
1-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب
2-15 دوپہر۔ اردو کلاس
3-20 دوپہر۔ کوئز۔ تاریخ احمدیت
4-35 سہ پہر۔ عربی زبان سیکھیے
6-35 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نیو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 5 ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 سنٹی گریڈ
7- ستمبر غروب آفتاب 6-28
8- ستمبر طلوع آفتاب 5-45

عالمی خبریں

جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن میں غیر جانبدار ملکوں کی سربراہ کانفرنس کے اختتام پر جاری کردہ اعلامیہ 'اعلان ڈربن میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ دہشت گردی کی روک تھام کے لئے بین الاقوامی سربراہ کانفرنس بلائے۔ جنوبی ایشیا میں ایٹمی تجربات سے پیدا ہونے والی پیچیدہ صورت حال پر غور کیا جائے اور ایٹمی ہتھیاروں سمیت تخفیف اسلحہ کے لئے کوششیں تیز ترکی جائیں۔ اسرائیل کی جانب سے مشرقی بیت المقدس میں توسیع اور قیام امن کے عمل میں تعطل پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔

امریکی حکام نے متنبہ کیا ہے کہ پاکستان معاشی طور پر تباہ ہونے والا ہے۔ واشنگٹن ٹائمز نے امریکی وزارت خارجہ کے ایک افسر کے ریمارکس نمایاں انداز میں شائع کئے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ نواز شریف نے اسلامی انتہا پسندوں کا مقابلہ کرنے کے لئے شریعت نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے مسئلہ کشمیر پر ثالثی کے لئے جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن مینڈیلا کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ ایک بھارتی اخبار نے لکھا ہے کہ پاکستان سفارتی محاذ پر کامیاب اور بھارت ناکام ہو گیا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اس مسئلے پر کسی تیسرے فریق کی کوئی گنجائش نہیں۔ کشمیر کے حالات سرحد پار کی دہشت گردی کا نتیجہ ہیں۔

بھارت نے کروز میزائیل بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ بھارت کروز میزائیل کی طرز پر ساگریکا میزائیل بنا رہا ہے۔ جو بحری جہاز اور آبدوز سے داغا جاسکے۔

افغانستان کے علاقے بگرام میں طالبان کے بڑے مخالف احمد شاہ مسعود نے ایک بڑا حملہ کیا ہے۔ ان کی فوج طالبان کے علاقے میں دور دور تک گھس آئی۔ گھمسان کی جنگ کے بعد طالبان نے دشمن کو واپس اپنی پوزیشنوں پر بھیج دیا ہے۔

سوئس طیارہ کے حادثہ میں ایک سعودی شہزادہ بندر بن سعود بھی ہلاک ہو گیا۔ وہ اپنے والد کی تیمارداری کے لئے جینیوا جا رہا تھا۔

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے طالبان کے خلاف شمالی اتحاد کو مدد دینے کا یقین دلایا ہے۔ شمالی اتحاد کے رہنما سابق صدر ربانی نے ڈربن میں بھارتی وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

ملکی خبریں

وزیر اعظم کے مشیر خزانہ ڈاکٹر حفیظ پاشا نے بتایا ہے کہ نفاذ شریعت کے بعد بھی غیر ملکی قرضوں پر سود ادا کریں گے۔ بیرونی دنیا سے کئے گئے معاہدوں کا احترام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ چار ارب ڈالر کی شدید ضرورت ہے۔ آئی ایم ایف سے مذاکرات ناکام ہوئے تو نیا اقتصادی پلان بنائیں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ملک کے دیوالیہ ہونے کا امکان نہیں۔

سپریم کورٹ نے حکومت کو بے نظیر بھٹو سے کسی سمن کی تعمیل کرانے سے روک دیا۔ بے نظیر بھٹو کی درخواست پر سندھ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کا فیصلہ روک دیا گیا جس کے تحت غیر ملکی حکام سے خط و کتابت رکوانے کے لئے بے نظیر اور زرداری کی درخواستیں مسترد کر دی گئی تھیں۔ بے نظیر بھٹو کے وکیل افتخار گیلانی نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کی رو سے حکومت بے نظیر سے سوئس فرد جرم کے احکام کی تعمیل نہیں کرا سکے گی۔

روپے کی قیمت میں کمی کے بعد ڈالر 65 روپے کا ہو گیا۔

کراچی میں دہشت گردی کے واقعات میں 6- افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس پر فائرنگ کرنے والا کانسٹیبل گرفتار کر لیا گیا۔ دو دہشت گرد گرفتار ہو گئے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ شریعت بل واپس نہیں ہو گا۔ تاہم اختلافی نکات پر بات ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس دن اسلام نافذ ہوا بے نظیر کی سیاست ختم ہو جائے گی۔

سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ شہباز شریف جیسے کئی شریفوں کا روزانہ ناشتہ کرتا ہوں۔

پنجاب کے وزراء نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ممتاز بھٹو زبان کو لگام دیں۔ انہوں نے شہباز شریف کے خلاف باتیں کر کے غیر اخلاقی حرکات کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ سستی شہرت کا بھوکا ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سندھ بننے میں ناکامی پر دل کی بھڑاس نکالی ہے۔

حکومت کے خلاف یونائیٹڈ فرنٹ بنانے کے لئے بے نظیر بھٹو اور اے این پی کے رہنماؤں سمیت دیگر اپوزیشن رہنما اسلام آباد میں جمع ہو رہے ہیں۔

وزیر اعظم نواز شریف 23- ستمبر کو امریکہ میں جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ صدر کلنٹن سے ملاقات کا امکان ہے۔

سرحد کابینہ کے مزید دس وزراء نے حلف اٹھا لیا۔ وزیر اعلیٰ مہتاب عباسی نے کہا کہ حکومت سے کمیونسٹ جماعت کی علیحدگی کے بعد مسلم لیگی ارکان کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔

شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا۔ اس موقع پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ ہو گیا۔ سخت مخالفانہ نعرے لگائے گئے۔ شریعت بل پر نواز شریف کی اقلیتی ارکان سے ملاقات ناکام ہو گئی۔ 24- ارکان نے استعفوں کی دھمکی دے دی۔ وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی کے والد عبد الحمید جتوئی نے بھی شریعت بل کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ "حکومت ہوش کرے"۔

تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ شریعت بل نہیں یہ شرارت ہے۔ اب کوئی شوشہ نااہل حکومت نہیں بچا سکتا۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں چور ہیں۔

سرگودھا میں عوامی اتحاد اور مسلم لیگ نے سرگودھا میں ایک ہی دن علیحدہ علیحدہ جلوس نکالنے کا اعلان کیا ہے۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے انکشاف کیا ہے کہ جماعت اسلامی کے سابق سربراہ میاں طفیل نے جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ سے پوچھے بغیر صدر یحییٰ کے آئین کی حمایت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کو ایجنسیوں نے آئی جی آئی میں شامل نہیں کرایا تھا۔ قاضی نے کہا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ بازار حسن بند ہونا چاہئے میں تو یہی کہوں گا کہ یہ حکمرانوں کا حلقہ انتخاب ہے۔

بی بی سی کا کہنا ہے کہ شریعت بل کی منظوری کا کوئی امکان نہیں پارلیمنٹ سے بل منظور ہو گیا تو ہر کوئی اسلام کی اپنے طریق سے تشریح کرے گا۔ بی بی سی کے تبصرہ نگار نے کہا ہے کہ نواز شریف شریعت بل منظور کرانے میں خاصے سنجیدہ ہیں۔ سینٹ سے بل کی منظوری مشکل دکھائی دیتی ہے۔ چند ایک کے سوا تمام جماعتوں کی طرف سے نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ اگر نواز شریف یہ سمجھ رہے تھے کہ انہیں سیاسی و مذہبی حلقوں کی زبردست حمایت ملے گی تو انہیں مایوسی ہوئی ہو گی۔

نصرت جہاں اکیڈمی کیلئے تیاری
نرسری کلاس میں داخلہ جاری ہے
کڈز ورڈ ہوم پلوس
دار البرکات ربوہ 212745
جماعتی قاعدہ پڑھانے کا انتظام

منہ کھر - سرکن - زہرباد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا
شفا بخش علاج بمعلوماتی رسالہ مفت
بذریعہ ڈاک /5 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
FAX -: 4524-212299 771-213156

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے
احمدیہ چینل حاصل کریں
نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3- مال روڈ لاہور 5400
فون نمبرز آفس 7351722 7352212

ضرورت کاریگر برائے آئس کریم و برگر
ربوہ میں ایک نئے معیاری فاسٹ فوڈ کارنر کیلئے آئس کریم و برگر بنانے والے اچھے کاریگروں کی ضرورت ہے
معقول تنخواہ
شہزاد فاسٹ فوڈ کارنر
دوکان 212039 گھر 211810
اقصیٰ چوک - ربوہ

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا